سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ہے ۔ مابعد للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ ۔ آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۷ ۔ ۵ ۔ شوال ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۴۷

سلسلۃ الجدید جلد ۲ ۔ سلسلۃ القدیم جلد ۵

گرچہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ۔ ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

Digitized by Khilafat Library

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنـ۲ـہ

معاونین درجہ اول جن کو عا پر کسی ایک کے اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ عہ

معاونین درجہ دوم جنکو عا پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ہے غربا سے جنکی آمد ماہوار عـہ ہو یا کم صرف ۲ـ؎ عام قیمت مابعد للعہ فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ..... عہ افریقہ ..... للعہ

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفی ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم ۔ هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست ۔ بادهٔ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد هست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و باجان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام ۔ هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے که هست ۔ زو شده سیراب سیرابے که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نه از خود از همان جائے بود
ما ازو یابیم هر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ هرچه زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرهائے معاد ۔ هرچه گفت آن مرسل رب العباد
آن همه از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او همه حق اندر است ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بر همه از جان و دل ایمان ماست ۔ هر که انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا ۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بدر نمبر ۴۷ جلد ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مبارک

سب حمد اس رب العلمین کے واسطے ہے۔ جس نے انسان کیواسطے تعلقات نسب و صہر بنائے اور صلوٰۃ اور سلام اس کے رسول محمدؐ پر ہون۔ جس نے ان تعلقات کی احسن نگہداشت کی ہم کو راہ دکھائی اور خدا کی نصرت اور تائید اس رسول کے خلیفہ پر ہو۔ جس نے اس زمانہ مین گم شدہ ایمان کو دوبارہ دنیا مین قائم کیا اور خلقت کو خالق کا چہرہ دکھایا۔ اما بعد آج ہم اس خوش خبری کو شائع کرتے ہیں کہ ۲۷۔ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیہ والسلام روز پنجشنبہ کو بعد از نماز عصر صاحبزادہ **مرزا شریف احمد** صاحب کا نکاح حضرت نواب **محمد علی خان** صاحب کی اکلوتی بیٹی **زینب بیگم** کے ساتھ ہوا اور مبلغ ایک ہزار (۱۰۰۰) مہر مقرر ہوا۔ اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ جو قادیان حاضر ہے نے مہمان خانہ کے اوپر کے صحن مین جمع ہوئی۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود صدر نشین تھے اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے خطبہ پڑھا جو انشاء اللہ تعالیٰ ناظرین اخبار مین ملاحظہ فرماوینگے۔

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا وجود بھی ایک آیت اللہ ہے کیونکہ اس کی پیدائش سے پہلے اس کے متعلق خدا تعالےٰ کے الہام کے مطابق پیشگوئی شائع کی گئی تھی۔

اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہین حضرت امام کی خدمت مین اور حضرت ام المومنین اور حضرت میر صاحب اور والدہ محمد اسحٰق کی خدمتمین اور انکے تمام لواحقین اور اہل بیت کی خدمتمین اور تمام احباب احمدیہ کی خدمتمین اور حضرت نواب صاحب کی خدمتمین اور دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق مین اپنے فضل و کرم سے برکات عظیم ڈالے آمین ثم آمین

"بدر"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library

بدر

۴ - شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ - نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ - نومبر ۱۹۰۶ء - آج رات ستائیسوین رمضان المبارک تھی - اور اس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شب قدر کی ہوتی ہے - مین نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہین شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو - پس مین اوٹھا اور مین نے نماز پڑہ کر دُعا کی - بعد مین مفصلہ ذیل الہامات ہوئے

(۱) قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲) کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا - (یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے) -

(۳) تیری دعا قبول کی گئی - اور یا شاید کمترین سے مراد کوئی شریر مخالف ہے - اصل مین یہ ہر سہ الہام پیشگوئیان ہین - خواہ ایک شخص کے لئے ہون اور خواہ تین جدا شخصون کے حق مین ہون -

۱۸ - نومبر ۱۹۰۶ء - (رؤیا - (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ مین ایک آدمی چرھ لگا رہے ہین - پھر غیب سے آواز آئی - **مبارک**

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھون کے سامنے پھر گیا اور اس کے بعد الہام ہوا -

ما وقفت موقفاً اغیض من ھذا

ان بطش ربک لشدید

ترجمہ - اس سے زیادہ غضب ناک کسی موقعہ پر تو نہین بیٹھا - تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے -

ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ایک انگریز کی رائے

مَیں نے آپ کے رسالے کو جس کا نام ریویو آف ریلیجنز ہے اور جو اعلیٰ درجہ کی قابلیت کے ساتھ لکھا گیا ہے - پڑھا - مجھے اسلام کا مطالعہ کرتے ہوئے تیرہ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور مین نے جسقدر ممکن تھا - کوشش کر کے انگریزی زبان مین جسقدر کتابین اسلام پر لکھی گئی ہین - (خواہ ان کے مصنف مسلمان تھے یا غیر مسلمان) سب جمع کی ہین اور اب اسلامی مذہب کا ایک خاصہ کتب خانہ میرے پاس جمع ہو گیا ہے - مگر ابتک مین نے ایک بھی ایسی کتاب نہین پڑھی جسمین اسلام کی حمایت اس قدر زور کے ساتھ کی گئی ہو - جیسا کہ آپ کے شاندار پرچے مین - مین آپ کو اس قابل قدر پرچے کا ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے مبارکباد دیتا ہون

ڈائری

القول الطیب

۱۸ - نومبر سنہ ۱۹۰۶ء - اِس بات ذکر تھا کہ بعض شہروں میں جہاں طاعون کا خوف تھا - گورنمنٹ چوہے مروانے کا انتظام کر رہی ہے اور ایک اخبار والے نے جو سناتن ہندو ہے اور کسی جی کا مارنا گناہ سمجھتا ہے - اس تجویز کی اس پیرایہ میں تردید کی ہے کہ چونکہ چوہوں میں طاعون کا مادہ ہوتا ہے - اس واسطے ان کو پکڑنا اور مارنا خود بخود طاعون کو ردی مادہ کو منتشر کرنا ہے - حضرت نے فرمایا یہ ظاہری تدابیر ہیں - مگر جب تک باطنی تدبیر نہ کی جاوے - طاعون کا اِس ملک سے جانا ناممکن ہے - ممکن ہے کہ جیسا کہ اس اخبار والے نے لکھا - طاعونی چوہوں کو پکڑنا اور ہاتھ لگانا وغیرہ بھی کسی حد تک ضرر رساں ہو - لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ سب شیخ چلی کیمیا گروں کے سے خیال ہیں - کہ شاید اس بوٹی سے سونا بن جاوے - شاید اُس سے سونا بن جاوے خدا تعالے نے اس وقت شمشیر برہنہ لے کر کھڑا ہے - اور وہ چاہتا ہے - کہ دنیا اس کے وجود پر ایمان لائے - جب تک دنیا کے لوگ اپنی بدکاریوں اور ضد اور تعصب اور فحش گوئی کو چھوڑ کر اور خدا تعالےٰ کے نشانات کی تکذیب سے توبہ کر کے نیکی اختیار نہ کریں - تب تک خدا تعالے اس عذاب کو ان کے سر سے دور نہ کرے گا - تعجب ہے کہ ہماری گورنمنٹ ظاہری اسباب کو لیتی ہے - مگر خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتی - پہلے اسلامی بادشاہوں کے متعلق سُنا جاتا ہے - کہ وہ ایسے مصائب کے وقت راتوں کو اٹھ کر اور رو رو کر دعائیں کرتے تھے - جو لوگ خدا کو سچے دل سے ماننے والے ہوتے ہیں وہ یہ تماشا دیکھ رہے ہیں کہ ذرہ ذرہ اس کے اختیار میں ہے - یہاں تک کہ ہمارے سر کے بال بھی گنے ہوئے ہیں - برخلاف اس کے آجکل کے تعلیم یافتوں کا یہ حال ہے کہ اپنی گفتگو میں لفظ انشاء اللہ بھی بولنا خلاف تہذیب سمجھتے ہیں - کتابوں کی کتابیں پڑھ جاؤ کہیں خدا کا نام تک نہیں آتا - لیکن اب وقت آ گیا ہے - کہ خدا تعالے اپنی ہستی کو منوانا چاہتا ہے -

Digitized by Khilafat Library

ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللّٰہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعیٰ فی خرابھا -

ترجمہ - اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا ذکر ہونے سے منع کرے اور اس کی بربادی میں کوشش کرے -

مسجدوں کو اسلامی بول چال میں خانہ خدا اس لئے کہتے ہیں - کہ کسی شخص یا قوم کو ان کے اس استعمال سے روکنے کا کوئی حق حاصل نہ ہو جس کے لئے وہ بنائی جاتی ہیں - مسجدوں میں ذکر الٰہی سے روکنے والے کو سب سے بڑھ کر ظالم کہا گیا ہے - حضرت رسول کریم سرور کائنات صلعم نے کبھی کسی کو مسجدوں سے نہ روکا اور نہ ہی صحابہ کبار کے زمانہ میں مسجدوں میں ذکر الٰہی سے کسی کو روک ٹوک کی گئی اور ان کے بعد بھی اسلامی کامیابیوں کے زمانہ میں کہیں ایسی رکاوٹوں کا پتہ نہیں ملتا - کہ مسلمانوں نے کبھی کسی مسلمان کو مسجد میں ذکر الٰہی سے روکا ہو - لیکن آج وہ زمانہ ہے کہ جس کی خرابیاں حد و نہایت سے بڑھی جا رہی ہیں - خود تو عام طور پر مسلمان مسجدوں میں نمازوں اور ذکر الٰہی کے لئے آنا گوارا نہیں کرتے - مسجدوں کی کثرت اور نمازیوں کی قلت سے مساجد کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہیں - پھر جہاں کہیں کسی قوم کو خوف خدا نے کسی مسجد کو آباد رکھنے اور اس میں ذکر الٰہی اور نمازیں پڑھنے کے لئے آمادہ اور منتخب کیا ہو ان کو طرح طرح کے حیل سے روکنا شیوہ بنا کر اپنی نکبت سہیڑ رہے ہیں - کہیں جمعیت اور زور سے کام لیتے ہیں اور کہیں مقدمات کرتے ہیں - اور کہیں کہیں جبراً کسی کی مسجد کو چھین کر قانون اپنے ہاتھ میں لے کر عدالت کی حفاظت میں جانے کے لئے نماز پڑھنے والے فریق کو مجبور کرتے ہیں - کہیں کھلے طور پر بورڈ لکھکر لگائے ہوئے ہیں کہ فرقہ مخصوصہ کے سوا یہاں جو نماز پڑھے گا - اس کو ذلت سے نکال دیا جاوے گا حال میں نظائر ہمارے سامنے موجود ہیں - جن میں احمدی جماعت کے حقدار لوگوں سے مسجدیں چھین لینے اور ان کو نمازیں پڑھنے سے روکنے کے لئے طرح طرح کے جلسے کئے گئے - چنانچہ کپورتھلہ - انبالہ - وغیرہ میں مسجدوں کے مقدمات میں مخالفین کو سخت ذلت اُٹھانی پڑی - اور اس سے لاگ اور پر انصاف حکومت کے انصاف سے مسجدیں احمدیوں کی دی گئیں -

سیالکوٹ میں ایک حقدار احمدی سے مسجد چھیننے اور نمازوں سے روکنے کے لئے مقدمہ کیا گیا - جو دو عدالتوں سے خارج ہوا - اور اب مخالفین کی طرف سے چیف کورٹ میں اپیل دائر ہے - ان لوگوں کا حسد ایسا بڑھا ہوا ہے - کہ سچ کو چھپانے سے کسی مرحلہ پر باز نہیں آتے ایک جج صاحب چیف کورٹ نے جن کے کمرہ میں یہ مقدمہ تھا یہ مناسب سمجھ کر کہ یہ مقدمہ بنچ ہی کرے - چیف کورٹ بنچ میں ارسال کر دیا لیکن مخالفوں نے مشہور کر دیا اور اخباروں میں لکھوا دیا - کہ مقدمہ ڈویژنل کورٹ میں واپس بھیجا گیا -

اسی طرح لاہور میں گمٹی والی مسجد مخالفین نے یورش کر کے احمدیوں سے چھین لینی چاہی - پولیس نے امداد کی - اس واسطے مخالفین کے منصوبے پیش نہ گئے - مقدمہ جاری ہے -

وی پی

بقایہ چندوں کے نام وی پی ارسال ہوتے ہیں -

بلاد اسلامی

(منقول از اخبار جاسوس آگرہ)

معزز ہمعصر الانوار مصر مطبوعہ ۲۲ اکتوبر سنہ ۶ء
میں المجلس انتخابی الفارسی کے عنوان سے ایک
طویل مضمون ایران کے سرکاری گزٹ کے حوالہ
سے چھپا ہے جس کا ترجمہ بغرض دلچسپی ناظرین
جاسوس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فارس کے اراکین
سلطنت نے قوانین انتخاب پارلیمنٹ تیار
کرکے بعد شہنشاہ ایران کی خدمت میں پیش
کئے۔ ہز مجسٹی شاہ کجکلاہ نے انہیں پسند فرماکر
بالفاظ ذیل اس کی تصدیق فرمائی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب صدر اعظم صاحب۔
جو قوانین ہمارے سامنے پیش ہوئے ہیں بالکل
درست ہیں اور ہم خوشی سے اجازت دیتے ہیں
کہ انپر عملدرآمد کیا جاوے۔ ۲۰۔ رجب ۱۳۲۴ھ

مظفر الدین

قوانین انتخاب حسب ذیل ہیں۔

(۱) پارلیمنٹ کے ممبر امرار قاچار۔ علمار۔ طلبا
علوم۔ سادات۔ تجار۔ صاحب املاک۔
مزارعین۔ اور صناعون میں سے انتخاب کئے
جائین گے۔

(۲) جو لوگ پچیس (۲۵) سال سے کم عمر کے ہون گے
جو لوگ ایران کے رہنے والے نہ ہون گے
جو لوگ اپنی قوم مین مشہور نہ ہون گے وہ ممبری
کے لئے انتخاب نہین کئے جائین گے۔

(۳) عورتین۔ لڑکیان۔ نابالغ (۲۵ سال سے
کم عمر کے) سزا یافتہ۔ کج اخلاق۔ بدعقیدہ
اور ملازمان سلطنت ایران اس انتخاب سے
محروم رہینگے۔

(۴ و ۵) جو لوگ فارسی زبان مین نوشت و
خواند نہ کر سکتے ہون گے۔ وہ ممبر نہین بنائے
جائین گے۔

(۶) ولائیت طہران مین (۳۲) ممبر یعنی امرار
قاچار (۴) علمار و طلبہ (۴) سوداگر (۱۰)
جاگیردار و کاشت کار (۱۰) دیگر اہل حرفہ (۴)
چنے جائین گے۔

صوبہ طہران کے علاوہ حسب ذیل دیگر
صوبون سے بھی مفصلہ تعداد ذیل ممبر
انتخاب کئے جائین گے۔

آذربائیجان مین (۱۲) خراسان وسیستان
وتربت مین (۱۲) گیلان وطالش مین (۶)
مازندران۔ تنکابن واسترآباد مین (۶)
خمسہ قزوین وشمسان مین (۶) کرمان و
بلوچستان مین (۱۲) فارس وبنادر مین (۱۲)
علبستان۔ لرستان وبروجرد مین (۶) کرمانشاہ
وکروس مین (۶) کردستان وہمدان مین (۶)
اصفہان یزد وقم وساوہ مین (۱۲) عراق
ملایر۔ تویسرکان ونہاوند مین (۶) جملہ (۱۳۶)
(لیکن اعداد مین میزان (۱۲۸) دی گئی ہے
جس سے شبہ پڑتا ہے۔ کہ وہ میزان غلط
ہے یا یہ وجہ ہو کہ کسی صوبہ کی تعداد غلطی
سے کم لکھہ دی گئی ہو۔ جس کا اندازہ ناچیز
ایڈیٹر نہین لگا سکتا۔ کیونکہ بجنسہٖ ترجمہ کر دیا
گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

(۷ و ۸) یہ امر لازم ہوگا کہ انتخاب کرنیوالون
کی تعداد دو سو سے زیادہ ہونے پائے ہر شہر
اور ہر صوبہ کی طرف سے ایک ممبر منتخب ہوگا اور ہر
صوبہ کے صدر مقام مین انتخاب کا بھی انتخاب
یعنی انتخاب ثانی ہوگا۔

(۹) ہر ایک ضلع وصوبہ مین ایک انتخابی کمیٹی
قایم ہوگی۔ اور وہان کا حاکم صدر جلسہ ہوگا
اور چھوٹی چھوٹی ماتحت کمیٹیان بھی ہر جگہ قائم
کی جائین گی اور انہین کمیٹیون کے ذریعہ سے
ممبر یا نائب انتخاب کئے جائین گے۔

(۱۰) انتخاب کرنے والون کے خلاف جو
عرضیان گذرین گی وہ انتخاب مین مانع نہ ہونگی

(۱۱) جن لوگون کو مرکزی ماتحت کمیٹیون کی
نسبت کچہ شکایت ہو۔ وہ صوبہ کی صدر
کمیٹی سے شکایت کر سکتے ہین اگر وہان سے
شکایت رفع نہ ہو۔ تو پہر وہ اپنی شکایات
پارلیمنٹ مین بھیج سکتے ہین۔

(۱۲) اگر کوئی ممبر زمانہ انتخاب ثانی سے چھ ماہ
پہلے مر جائے یا مستعفی ہو جائے تو اس کی
جگہ فوراً دوسرا منتخب کر لیا جاویگا۔

(۱۳) ہر ولایت کی انتخابی کمیٹی پر واجب ہے کہ وہ
منتخبین کے نام فوراً پارلیمنٹ مین بھیجدے
تاکہ اونہیں اخبارات مین مشتہر کر دیا جاوے۔

(۱۴) منتخب شدہ ممبرون کو لازم ہے کہ اپنی مقامی
کمیٹی سے اپنے انتخاب کی نسبت ایک سارٹیفکٹ
لے لیں۔ تاکہ پارلیمنٹ مین ان کے لئے ثبوت ہو۔

(۱۵) انتخاب بذریعہ قرعہ اندازی یا کثرت رائے
سے ہوا کرے گا۔ (عربی کے یہ اصل الفاظ
کس قدر پیارے معلوم ہوتے ہین۔ کہ
یکون الانتخاب بالاقتراع او بغلبۃ الآرار اگر ناظرین
عربی سمجھ سکتے تو مین سارا مضمون عربی ہی میں
نقل کر دیتا۔ ایڈیٹر)

(۱۶) منتخب شدہ ممبرون کے نام بغرض آگاہی
عوام اخبارات مین شائع کر دئے جائین گے۔

(۱۷) جو ممبر شہر سے اور دیہاتون مین منتخب
ہون گے۔ ان کی شرکت کی جگہ و انتظام
حاکم صوبہ وضلع مقرر کریگا۔

(۱۸) حکومت ایران پر واجب ہے کہ رسم قرعہ اندازی
و رائے دہی کے فارم پہلے سے چھپوا کر پبلک
مین تقسیم کر دے۔

(۱۹) جو لوگ منتخب ہو جاوین ان کو فوراً طہران
مین پہنچ جانا چاہیئے۔ کیونکہ خاص طہران مین
انتخاب پورا ہوتے ہی پارلیمنٹ کا افتتاح
ہو جائے گا۔

(۲۰) نائبان پارلیمنٹ کی تنخواہ پارلیمنٹ خود
اپنی مرضی سے مقرر کرے گی۔

(۲۱) ہر ممبر صرف دو سال کے لئے منتخب ہوگا
اور اس میعاد کے ختم ہوتے ہی نیا انتخاب شروع
ہو جائیگا۔

(۲۲) پارلیمنٹ کے جن نائبین کو انتخابی کمیٹی
کے متعلق کوئی شکایت ہو تو وہ اپنی عرضیان
پریسیڈنٹ پارلیمنٹ کے پاس بھیجدین۔

انتخاب الاخبار

پنشن۔ فرڈینینڈ پاشا مرحوم سلطانی مدرسہ طبی کے ایک استاد کی وفات پر شاہی محکمہ پنشن نے ان کے پس ماندون کے لئے (۲۵۰) قرش ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا۔ (لسان)

تحائف حرمین۔ وزارت اوقاف تحائف حرمین کی فہرست باب عالی مین پیش کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال زیادہ تر کپڑے بھیجے گئے ہین اور یہ تحائف امین حرۂ ہمایونی کے ساتھ جائینگے۔ ان کپڑون کی تقسیم امین موصوف کمانیر افواج محافظ قوافل اور مشائخ حرمین کی نگرانی مین کی جائے گی۔

کامیاب طلبہ۔ اس سال ملکی ملٹری انجنیرنگ کالج سے ساٹھ طالب علم کامیاب ہو کر نکلے جن کو بضابطہ سند اور میدانی اور قلعہ جات کے گولہ اندازون مین چاوش کا رتبہ ملا۔ اور فوراً ان کو مختلف فوجون مین جگہین مل گئین۔

طبی جماعت۔ گورنمنٹ عثمانیہ ہر سال ماہ شوال المکرم کے شروع ہوتے ہی ایک جماعت ہوشیار ڈاکٹرون کی سرزمین حجاز مین بھیجا کرتی ہے۔ تاکہ حاجیون کی صحت وصفائی کی کامل نگرانی رہے چنانچہ اس سال بھی ڈاکٹرون کا انتخاب ہو گیا۔ اور وہ بعد عید روانہ ہو جائینگے۔ یہ لوگ چار مہینے ملک حجاز مین بسر کرتے ہین۔

جدید تارپیڈو شکن جہازات۔ کنٹر ایڈمرل احمد پاشا جن کو بمقام جنیوہ اس خدمت پر مامور کیا گیا تھا۔ کہ اٹلی کے کارخانہ انسالڈو آرم اسٹرانگ سے سات تارپیڈو شکن جنگی جہازات جو حسب فرمائش عثمانیہ تیاری کے قریب ہین جا کرلے آئین۔ اب وہ ان جہازون کو لے کر آستانہ علیا کی جانب آرہے ہین۔

معدنیات۔ حکم سلطانی صادر ہوا ہے کہ دولتلو فہمی پاشا ناظر رسومات کی زیر صدارت ایک کمیٹی ان متعدد معدنون کی تحقیقات کے لئے مرتب کی جائے۔ جو ایک سال کے عرصہ مین قلمرو عثمانیہ کے اندر دریافت ہوئی ہین کئی ایک تجربہ کار افسر اور خاص کر وزیر جنگلات اور معادن دولتلو سلیم پاشا بھی اس کمیٹی کے ممبر ہون گے۔

عثمانی فوجی مدرسہ۔ فوجی مدرسہ پنگلدی مین کامیاب طلبہ کو علمی تمغہ جات عطا کرنے کا جلسہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ ہوا اول درجہ مین پاس ہونے والے طلبہ کو سنہری اور دوم درجہ والون کو روپہلی تمغہ جات دئے گئے۔ زکی پاشا کمان افسر توپ خانہ صدر انجمن تھے اور جلالتمآب سلطان المعظم کی طرف سے تین افسر شریک ہوئے تھے۔ جنہون نے طلبہ اور حاضرین کو شاہی سلام پہنچایا اور سب لوگ زور سے چیخ اٹھے۔ پادشاہم چوق یشار دولتلو زکی پاشا اور عصمت آفندی (جو اس سال سب مین اول پاس ہونے والا طالب علم تھا) نے تقریرین کیں اور عصمت آفندی نے کہا کہ ہم فوجی نوجوانون کو ملک ودولت پر اپنی جانین فدا کرنا چاہیئے۔ اور اپنے افسرون کی تعمیل حکم مین ذرا بھی چون وچرا نہ کرنی چاہیئے اس طالب علم کی تقریر نہایت جوش سے بھری ہوئی تھی جس کو سن کر حاضرین نعرہ ہائے مسرت مارتے اور پادشاہم چوق یشار کی صدائین بلند کرتے تھے۔ آخر مین صدر مجلس نے چیدہ کامیاب طلبہ کو سنہری اور اسی قدر کو روپہلی میڈل اپنے ہاتھون سے پہنا کر انہیں مبارکباد دی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

نمائش دستکاری۔ استنبول کے مدرسہ دستکاری کے طالب علموں نے اپنے ہاتھون کی بنائی ہوئی چیزون کے نمونون کی نمائش کھولی ہے یہ نمائش عید الفطر کے دنون تک برابر کھلی رہیگی اور لوگ وہان کی چیزین دیکھنے جائین گے ممبران کمیٹی تجویز انعام نے تین لڑکون کے لئے اعلیٰ انعامات مقرر کئے ہین روغنی تصویر اور نقشہ کشتی کا انعام سامی بک کو فن کی تعمیر کی انجنیئری کا انعام ... ... آفندی کو۔ اور پلیٹ کے ... کا انعام ...

الکسان آفندی بویاجان" کو ملا۔ (پیسہ اخبار)

ایران کی آزادی انگلستان وروس کے درمیان

سر ایڈورڈ گرے نے ہاؤس آف کامنز مین سرہنری کاٹن کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ روس سے جو قرارداد ہوگی اس مین ایران کی آزادی اور اس کے علاقہ کی اصلیت برقرار رکھی جائیگی۔" پھر آخر یہ قرارداد کن بارہ مین ہو گی؟ ضرور ہے کہ تجارتی حقوق وفوائد کی تقسیم ہو ان کی نسبت معاملتین کا سمجھوتہ اصل مقصود قرار دیا ہو پس یہی اس کے حق مین انجام کار رسم قاتل ثابت ہوگی مدبران انگلستان لاکھ انکار کرین اور بہی خواہان ایران کو لاکھ اطمینان دلائین۔ لیکن اگر مجوزہ معاہدہ کی صورت مین ایران کے لئے کسی پہلو سے کوئی نیا دور شروع ہونے والا نہین تو پھر جدید عہد وپیمان کی ضرورت ہی کیا ہے اور یہ اطمینان کس خدشہ کی طرف دلایا جاتا ہے۔ ان باتون سے تو انہین لوگون کو تسلی ہو سکتی ہے۔ جو دول یوروپ کی ڈپلومیٹک چالون اور ان کی قدیم عادت سے واقف نہ ہون ہمین تو قوی اندیشہ ہے کہ روس اور انگلستان کا اتفاق ایران کے حق مین جلدی یا بدیر ضرور ہی بعض اہم انقلابات اور پریشانیون کا موجب ہوگا۔ شکر ہے کہ کجکلاہ کی بیدار مغزی سے وہان بھی اب ایک پارلمینٹ قائم ہو گئی ہے جس کے اراکین اگر ہوشمندی اور انجام بینی سے کام لین تو آنیوالے خطرہ کی بہت کچھ پیشبندی کر سکتے ہین۔

ٹرکی اور بلغاریہ۔ ہمعصر المؤید مصر کا کارسپانڈنس پالیٹکس لکھتا ہے کہ ان دنون بلغاریہ نے ٹرکی سے میل اور قربت حاصل کرنے کی بہت کچھ خواہش ظاہر کی ہے حال مین فرڈی نینڈ والئی بلغاریہ اور دولتلو نجیب پاشا معتمد عثمانی کی جو ملاقات ہوئی ہے بادی النظر مین اس ملاقات نے سلطنت عثمانیہ اور بلغاریہ کے دوستانہ تعلقات پر بہت اچھی روشنی ڈالی ہے امیر بلغاریہ نے دولتلو نجیب پاشا کی خاطر مدارات اور عزت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور بوقت رخصت اسٹیشن تک پہنچانے بھی آئے۔ حضور سلطان المعظم نے امیر موصوف کی اس مخلصانہ دوستانہ کارگزاری کو بہت پسند کیا اور اپنی خوشی ظاہر کی۔

بدر صادق

مورخہ ۴ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء

ایک اور نشان

جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ جاری ہے اور جیسا کہ پہلے سے کہا گیا تھا۔ اس زمانہ میں بھی خدا کے صادق رسول کے مقابلہ میں نبوت اور مجددیت اور امامت اور خلافت کے بہت سے مدعی پیدا ہو رہے ہیں۔ جن میں سے ایک کا دعویٰ پیسہ اخبار روزانہ نے ۱۴ نومبر کو "ایک اور نیا ملہم اور خلیفہ" کی سرخی کے نیچے شائع کیا ہے۔ ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ بعد میں کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ اس زمانہ کا رخ ہی ایسا تھا اور اسباب ہی ایسے مہیا ہو چکے تھے۔ کہ اگر کوئی اور بھی مدعی مجدد ہونے کا بنتا تو وہ بھی کامیاب ہو جاتا۔ ایسے شخصوں کا وجود از بس ضروری تھا تاکہ صادق اور کاذب کے درمیان فرق ہو جاوے اور تاکہ معلوم ہو جاوے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ ان کی کیا انجام ہوتا ہے اور جو شیطان کے پیرو کار ہوتے ہیں۔ ان کا کیا حال ہوتا ہے جیسا کہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "ہر ایک چیز کی قدر و منزلت مقابلہ سے ہی معلوم ہوتی ہے اور پھول کی خوبی اور لطافت تب ہی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ جب خار بھی اس کے پہلو میں ہو۔

گر نہ بودے در مقابل روئے مکروہ و سیہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را
گر نبودے در مقابل تیرگی و ظلمتے
کس چہ بردے سوئے نور نیرّ کش را
روشنی را قدر نبود تا نبیند تیرگی
وز جہالت ہست عز و قدر عقل تام را
حجت صادق ز نقص دروغ روشن تر شود
عقدِ ناقص ثابت مے کند الزام را

ہمارے دیکھتے دیکھتے کئی ایک جھوٹے مدعی ناکامی اور نامرادی کے ساتھ ہلاک ہو چکے ہیں جن میں سے ایک تازہ مثال چراغ دین جمونی کی ہے جو کہ مسیح ہونے کا مدعی ہو کر تھوڑے ہی عرصہ میں بھسم ہو گیا۔

دو مہینوں کے طاعون کا شکار ہو گیا۔

اس نئے مدعی امامت کا نام قاضی عبد العزیز تھانیسری ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں مجدد اسلام ہوں اور جائز خلافت یافتہ ہوں اور اس کی بنا بعض خوابوں پر بتاتا ہے لیکن اس بات کا منکر ہے کہ اس زمانہ میں کسی کو الہام ہو سکے۔

نامناسب شریعت

ایک شخص نے کلکتہ کے عیسائی اخبار اپی فینی سے سوال کیا ہے کہ پادری صاحبان کے واسطے ناچ میں شامل ہونا شرعاً جائز ہے یا کہ نہیں۔ تو ایڈیٹر صاحب جواب دیتے ہیں کہ شرعاً تو جائز ہے مگر یہ امر نامناسب ہے۔ کہ پادری صاحبان ناچ کی مجلس میں شریک ہوں۔

عید مبارک

شنبہ کا دن گذرنے کے بعد شام کو عید کا چاند آسمان پر نمودار ہوا اور روزہ داروں کے واسطے ان کی عبادت کی تکمیل کی خوشخبری لایا۔ پس بیت وار کے دن عید ہوئی۔ صبح قریب دس بجے کے مسجد اقصیٰ میں نماز عید ادا کی گئی علاوہ ان احباب کے جو قریب قریب کے دیہات سے تشریف لائے۔ بیرونجات میں سے لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ بابو محمد اشرف صاحب۔ برادر فتح محمد صاحب۔ ضیاء الدین صاحب۔ سید طفیل حسین صاحب۔ شیخ تیمور صاحب اور امرتسر سے شیخ نور الدین صاحب کپورتھلہ سے منشی محمد اروڑا صاحب اور دیگر صاحبان نماز عید کی خاطر تشریف لائے خطبہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے پڑھا۔ خطبہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی اخبار میں ہدیہ ناظرین کیا جاویگا

حال کے علماء اسلام

پیسہ اخبار میں ایک صاحب محمد عبد القادر تاجر نام کا ایک مضمون شائع کرتے ہیں۔ جس کی سرخی ہے۔ "ہمارے ذرائع معاش" اور اس کے ذیل میں علمائے اسلام کا بھی کچھ تذکرہ کرتے ہیں۔ جن میں سے بعض فقرے نقل کئے جاتے ہیں۔ علماء کے متعلق ایسے فقرات کا اخباروں میں شائع کرنا ان دو باتوں میں سے ایک ضرور مستلزم ہے۔ کہ یا تو قوم کی حالت ایسی گر گئی ہے۔ کہ علماء کی قدر نہیں رہی یا علماء کی حالت ایسی ردی ہو گئی ہے۔ کہ وہ قابل قدر نہیں رہے ہر دو صورت میں زمانہ کسی مصلح کو طلب کرتا ہے وہ فقرات یہ ہیں:۔

"اسی طرح سے اور بہت سے علمائے اولین نے تجارت کو پسند فرمایا ہے اگر علمائے دین سے کسی نے پسند نہیں فرمایا ہے۔ تو ہمارے علماء ہند میں جو پیشہ گداگری تجارت کے مقابلہ میں سہل الحصول اور کثیر المنافعت اور آرام سے روپیہ حاصل کر لینا۔ جس میں نہ ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا ہو۔ پیشہ گدائی جائز اور مقرر کر رکھا ہے۔ جو دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کو ذرا بھی عار اور شرم خیال نہیں فرماتے اور باوجود اس کے اکثر گداگری کے پیشہ میں بہت بڑے مالدار بھی ہو گئے پھر وہ بھی وہ تجارت کے پاس نہیں پھٹکتے اور زکوۃ اور فی سبیل اللہ دینے کے لئے کسی کار خیر میں ان کا ہاتھ دراز نہیں ہوتا تجارت کو فروغ دینے کے لئے علم و عقل اور روپیہ کی زیادہ ضرورت ہے۔ علم و عقل میں تو ہمارے علمائے کا حصہ ہے جو تجارت میں خرچ کرنے سے نفرت اور عطیہ الٰہی خزانہ کو باعث تنزل و زوال سمجھتے ہیں۔ اور روپیہ کا نہ ہونا یہ بھی معقول طور پر سے زیادتی کیساتھ فراہم ہو سکتا ہے لیکن ہماری علمائے اول کافہ اہل اسلام میں اتفاق و اتحاد کا ہونا ضروری و لازمی ہے اور خاص و عام مسلمانوں سے اتفاق ایسا گیا ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

اگر ہماری علمائے کرام و صلحائے عظام اپنی جادو بھری تقریر سے صرف ہندوستان ہی کے مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد پیدا کر دیں۔ تو تجارت اور سلطنت ان کے واسطے اللہ میاں کے گھر سے موجود اور طیار رکھی ہوئی ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ خود علمائے دین نفاق کی تلوار چل رہی ہے اس صورت میں بیچارے

مُبارک تقریب

صاحب زادہ شریف احمد کے نکاح پر مبارکباد ناظرین نے اخبار ہذا کے صفحہ ۲ پر دیکھی ہوگی - یہ تقریب بہت سے پہلوؤن سے بڑی خوشی اور خدا تعالےٰ کی حمد و ستائش کا موجب ہے - منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جناب خان صاحب محمد علیخان نے سلسلہ حقہ کے ساتھ جب سچے اخلاص اور عقیدت کے سبب سے اپنے وطن مالوف پر اور اپنی جاگیر کے اندر سکونت اختیار کرنے پر قادیان کی رہائش کو ترجیح دی اور ہجرت کر کے حضرت امام علیہ السلام کے قدمون مین آ بیٹھے - تو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کا ایک تعلق اس خاندان کے ساتھ کرایا - جس کے واسطے قیامت تک برکتون اور رحمتون کے بڑے بڑے عظیم الشان وعدے خدا نے کئے ہین - خدا تعالیٰ کی مشیت سے جو عزت حضرت مرزا صاحب کے طفیل اس خاندان کو بخشی ہے وہ تو ظاہر ہی ہے کہ عنقریب بڑے بڑے بادشاہ اس خاندان کے ممبرون کی کفش برداری اپنے واسطے فخر سمجھین گے اور جو روحانی درجہ خدا تعالےٰ نے اس آدم کو عطا فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ زمین کے چار کونون مین سے خدا تعالےٰ نے اپنی رسالت کے واسطے اس ایک شخص کو برگزیدہ کیا ہے - لیکن اس عزت روحانی کے علاوہ خدا تعالےٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق اپنے مامور کو ایک اعلیٰ خاندان سے برگزیدہ کیا ہے - جس کے ممبر تخت شاہی پر بیٹھنے والے اور ریاستون اور جاگیرون کے مالک گذرے ہین اور پھر آج اس گھر کو خدا تعالےٰ نے اپنی برکات کا ایسا نزول گاہ کیا ہے کہ جسقدر عزت - آرام اور آسایش کے سامان اس گھر کے واسطے زمین کے ہر طرف سے مہیا ہو رہے ہین وہ بڑے بادشاہون کے واسطے بھی نصیب نہین - پس ہر پہلو سے یہ خدا تعالےٰ کا ایک خاص فضل جناب خان صاحب اور ان کی دختر نیک اختر کے واسطے ہے اور ہم اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتے ہین کہ یہ تعلق جانبین کے واسطے خدا تعالےٰ کی بڑی رضامندیون کے حصول کا ذریعہ اور اس کے قرب کے حاصل کرنے کا موجب ہو اور قیامت تک اس پر برکات نازل ہون -

Digitized by Khilafat Library

نجیب آباد کا ایک مخالف مولوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس عالی جناب مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - راقم الحروف خاکسار ڈاکٹر عبد المجید خان احمدی نجیب آبادی گذارش پرداز ہے کہ مین مقام لکسر ضلع سہارنپور سے عرصہ چھ سات ماہ کے بعد واپس نجیب آباد آیا یہان آکر احمدی بھائیون سے مل کر مسرت حاصل ہوئی اور بہت سی نئی باتین یہان کے متعلق دیکھین منجملہ اُن کے ایک نجیب آبادی منکر یعنی مُلا نجیب اللہ نور باف مدرس مدرسہ عربی نجیب آباد کا وہ سلسلہ مراسلت ہے - جو بھائی عبد العلیم خان صاحب احمدی کے ساتھ جاری رہا افسوس کہ میرے مذکور الصدر بھائی کی بردباری اور در گذر نے ایک گستاخ شخص کے قابل شرم حرکات کو پبلک پر اسوقت تک ظاہر نہ ہونے دیا - اور سلسلۂ مراسلت قطع ہونے پر طرفین کی تمام تحریرین اخبار کے ذریعہ سے شائع نہ ہو سکین مین نے جو واقعات زبانی سُنے یا جو تحریرین میری نظر سے گذرین - وہ حسب ذیل ہین کہ کسی غیر احمدی شخص نے جماعت احمدیہ کا شائع کردہ ایک اشتہار بھائی عبد العلیم خان صاحب سے لیکر مُلا نجیب اللہ کو لے جا کر دکھایا - مُلا صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ - جوش مین آکر اشتہار کی پشت پر بھائی عبد العلیم خان صاحب کو مخاطب کر کے ایک تحریر لکھ بھیجی جس مین نہ سلام تھا نہ بسم اللہ اور حمد و نعت سے شروع ہوئی تھی - نہ اخیر مین کاتب کا نام تھا - بھائی صاحب موصوف نے اس کا جواب بدون کسی خاص شخص کو مخاطب کئے ہوئے لکھا (کیونکہ نجیب اللہ نے اس تحریر مین اپنا نام نہین لکھا تھا -) اور اس طرح لکھا کہ اس تحریر کے راقم کو واضح ہو کہ الخ" اسی جواب مین یہ فقرہ بھی لکھدیا تھا کہ وہ جس شخص کہ اس کی بزدلی نے اپنا نام و نشان بھی ظاہر نہ کرنے دیا - وہ ایسا ایسا کیون کہتا ہے الخ" - اس وقت ملا نجیب اللہ کا وہ خط اور بھائی عبد العلیم خان صاحب کا یہ جوابی خط میرے پاس موجود نہین ورنہ ضرور ہدیہ ناظرین کرتا (بھلا مولوی نجیب اللہ تو کیون شائع کرنے لگے ہین - ان کے پاس یہ دونون تحریرین یقیناً موجود ہونگی - اگر عنایت کرین تو بڑی عنایت ہو تاکہ شائع کرائی جاوین) بھائی عبد العلیم خان صاحب نے اپنا خط لکھکر اسی حامل خط کو دیدیا جو مولوی نجیب اللہ کے پاس سے وہ تحریر لایا تھا - مُلا نجیب اللہ نے بھائی عبد العلیم خان صاحب کے خط کا جو جواب دیا وہ موجود ہے - جس کو ناظرین اسی مضمون مین ملاحظہ فرماوینگے - ملا نجیب اللہ کے اس خط کو بھائی عبد العلیم خان صاحب نے برادر مکرم اکبر شاہ خان کے پاس بھجوا دیا - انہون نے فوراً ایک خط بھائی عبد العلیم خان صاحب کو لکھا اور چونکہ اس خط کی بھی صحیح نقل موجود ہے - لہٰذا ناظرین کی دلچسپی کے لئے وہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ بھائی عبد العلیم خان صاحب کے پاس برادر مکرم کا خط جس وقت پہنچا - انہون نے اسی خط کو نجیب اللہ کے پاس ایک شخص کے ہاتھ بھجوا دیا - جس کے بعد تا ہنوز خموشی ہے - وہ دونون خط یہ ہین -

مولوی نجیب اللہ کا خط بنام منشی عبد العلیم خان صاحب احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

منشی محمد عبد العلیم صاحب آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ لفافہ ہذا کے اپنے معلم اول کو بلا لیجئے اور بندہ کا بھی ان سے مباحثہ کرا لیجئے - بزدلی اور شجاعت اس وقت آپ کو معلوم ہو جاوے گی - بیچارہ منشی محمد اکبر شاہ خان اخبار مین کیا شائع کرین گے - کاغذ سیاہی خراب کرتے

عبد الکریم

ہیں۔ اگر آپ با غیرت اور شیر ہے۔ تو فوراً اپنے معلم اوّل کو بلائیں گے۔ ورنہ نہیں۔ بندہ بھی تنہا مباحثہ کو موجود ہے۔ معلم اول نے جو دہوکہ کے جال میں آپ صاحبان کو پھنسایا ہے۔ بندہ کو خوب معلوم ہے۔ بیچارا معلم اول نے حیلہ کا جال پھیلایا ہے کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک ... ... اہل بیت و جماعت میں سے کوئی اس عقیدہ کا نہیں ہوا۔ اگر معلم اوّل آپ کے بلانے سے نہ آئیں۔ اب ہی عریضہ ان کی خدمت میں بھیجدیں بندہ کے خیال میں اگر وہ اپنے عندیہ میں صادق ہیں ضرور چلے آئیں گے ورنہ نہیں۔ اگر آپ ان سے مباحثہ نہ کرا سکیں گے تو بندہ کے پاس اس بارہ میں کوئی تحریر و پیام نہ بھیجیں۔ بخدا اگر آپ اس مباحثہ کو نہ کرائیں تو معاملہ بالکل صاف ہو جائیگا فقط۔

نجیب اللہ از مدرسہ جامع مسجد نجیب آباد۔ ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء

برادر مکرم مولوی اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی کا خط بنام منشی عبدالعلیم خان صاحب احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم منشی عبدالعلیم خان صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ آپ کا مرسلہ میاں نجیب اللہ کا محررہ پرچہ جو آپ کے نام ہے۔ میں نے دیکھا اور اب معلوم ہوا کہ وہ پہلا گمنام پرچہ بھی انہیں حضرت کا تھا۔ شکر کیجئے کہ وہ پردہ سے باہر تو نکلے اور بسم اللہ و حمد و نعت کو بھی یاد رکھا۔ میاں نجیب اللہ کا پردہ سے باہر آنا تو گویا جامہ سے باہر آنا ہے۔ دیکھئے تو سہی وہ کس قدر جامہ سے باہر ہوئے ہیں اور بخوبی اس امر کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنے نفسانی جوش پر ہرگز قابو نہیں پا سکے۔ خیر وہ اور دو چار گالیاں دو چار ہیں۔ اگر ہزار گالیاں بھی سنائیں تو آپ صبر سے کام لیں اور استقلال و استقامت دکھائیں تعجب ہے کہ بلاوجہ بیچارے نجیب اللہ نے اس عاجز کو گالیاں دی ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ بزدلی و شجاعت کا امتحان دینے کے واسطے اس قدر آمادہ ہیں۔ کہ جوش آمادگی میں عجیب عجیب مہمل و لالعنی فقرات استعمال کر رہے ہیں۔ مثلاً بہت سی گالیاں دینے کے بعد اسی پرچہ میں لکھتے ہیں۔

معلم اول نے جو دہوکہ کے جال میں آپ صاحبان کو پھنسایا ہے"۔ سبحان اللہ کیا معقول اور بامعنی فقرہ ہے۔ اگر میاں نجیب اللہ اس قدر غصہ و غضب سے کام لے کر اپنے آپ کو ایسا بدمزاج ظاہر نہ کرتے۔ تو میں ان سے اس فقرہ کے معنے تو ضرور ہی دریافت کرتا۔ مگر اب میں کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا کہ ایسے مغلوب الغضب (مگر قومی بزدل) شخص کو اپنا مخاطب بناؤں۔ بجائے اس کے کہ میرے بدر کے مطبوعہ چیلنج پر ان لوگوں کو کچھ غیرت آتی یا میرے الحکم کے دہواں دہار مضامین کا جواب شائع کرتے۔ مجھ کو کوستے اور گالیاں دیتے ہیں اور میرے کاغذ و سیاہی کے خراب ہونے کا غم کرتے ہیں۔ ہمارے امام علیہ السلام کی تصانیف کا تو کیا ان کے ادنےٰ غلام مجھ جیسے شخص کی تحریروں کا جواب بھی ان سے بن نہ آیا۔ اور گالیاں دینی شروع کر دیں۔ مجھ کو اس وقت برادر مکرم حضرت مضطر صاحب کا شعر یاد آیا۔ ؎

مجھے دیں گالیاں مجھکو کہیں تحقیر کے کلمے
مجھے منظور جو ہو مقتضا ان کی شرافت کا

بھائی صاحب میری رائے یہ ہے کہ آپ کے پاس ملاجی کے اس پہلے گمنام پرچہ اور اپنے جوابی رقعہ کی نقلیں تو ہوں گی ہی اور یہ گالیوں سے لبریز رقعہ ان کا موجود ہی ہے ان سب تحریروں کو اپنے ایک مفصل آرٹیکل کے ہمراہ اخبار میں چھپوا دیجئے۔ ہزارہا سمجھدار لوگوں کی نظر سے گذر کر خود ہی اصلیت ظاہر ہو جاوے گی۔ جو باتیں کہ ساری دنیا میں شائع ہو سکتی ہیں۔ ان کو اگر کوئی گمنام مگر مغرور شخص نہ سنے یا اپنی زبان سے برا بھلا کہتا ہے تو ہمارا اس میں حرج ہی کیا ہے۔ ہاں اگر کوئی مرد میدان بن کر راستی پر خاک ڈالنے کے لئے نکلیگا اور کوئی رسالہ یا مضمون شائع کریگا یا تحریری مباحثہ پر آمادگی ظاہر کرے گا۔ تو اچھی طرح اس کی سرکوبی کے لئے یہ عاجز موجود ہے اور

انشاء اللہ تعالےٰ اس کی اسی طرح خبر لیجاوے گی جیسی کہ حکیم مولوی احمد اللہ خان صاحب کے مضامین شائع ہوتے پر ان کی خدمت کی گئی تھی کہ وہ آج تک دم بخود ہیں اور صدمۂ برنخاست کی کیفیت موجود ہے۔ اس عاجز اور مولوی احمد اللہ خان صاحب کی تحریروں سے ملک و وطن نے جو نتیجہ نکالنا تھا۔ اب اپنے منہ سے وہ جو چاہیں کہے جائیں۔ ہم کو اس سے غرض کیا۔ اس پرچہ میں میاں نجیب اللہ نے کئی جگہ معلم اول لکھا ہے۔ جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام مراد ہیں۔ اور ان کو مباحثہ کے لئے بلایا ہے مجھ کو یہ دیکھ کر بڑی ہنسی آئی بزدل اور جھوٹے لوگوں کی یہ بھی ایک خاص پہچان ہے کہ وہ مقابلہ کو کسی ایسی ہی غیر ممکن شرط کے ساتھ مشروط کر دیا کرتے ہیں۔ بقول شخصے نہ نو من تیل ہو گا نہ رادہا ناچیگی۔ بھلا غور تو کیجئے۔ کہ بیچارے نذیر حسین محدث دہلوی۔ محمد حسین بٹالوی۔ محمد بشیر بھوپالوی۔ اسماعیل علی گڈہی۔ غلام دستگیر قصوری۔ عبدالجبار۔ عبدالحق غزنوی۔ مہر علی شاہ گولڑوی۔ ثناء اللہ امرتسری وغیرہ وغیرہ اس امام برحق کے مقابلہ میں بہت کچھ منہکی کھا چکے ہیں۔ اور بڑی بڑی ذلتیں اٹھا چکے ہیں۔ ایک معمولی ملا جس کو اردو بھی لکھنا نہیں آتا۔ (اور جو یہ بھی نہیں جانتا کہ پیشگوئی کے متعلق محض اجمالی ایمان کی ضرورت ہے۔ پیشگوئی کے وقوع سے پیشتر تفصیلی ایمان فعل عبث ہے اور پیشگوئیوں کے متعلق متقدمین کے عقائد کو پیش کرنے کا کہاں تک حق ہے) اپنے مقابلہ کے لئے اس شیر نیستان طریقت مرد میدان شریعت جری اللہ فی حلل الانبیاء امام زمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلاتا ہے آپ ذرا بھی اس مشتعل کرنے والی تحریر سے متاثر نہوں اور مطمئن رہیں کہ ہمارے امام علیہ السلام کا شاید بیس پچیس برس کا الہام ہے۔ انی مہین من اراد اہانتک۔ یہ الہام

ہیں پچیس ۲۵ سال سے برابر شمشیر برہنہ کی طرح ہر موقع پر اپنی تجلی ظاہر کرتا رہا ہے اور ہمیشہ توہین کرنیوالوں کی یہ حالت ہوئی ہے کہ کسی کو جذام ہوا ہے کسی کو ذلت حاصل ہوئی ہے کوئی دیوانہ ہو کر مرا ہے کسی کو سانپ نے ڈسا ہے باقی رہا رسالہ خطاب المسیح جس کی نجیب اللہ کو بڑا ناز ہے۔ اس کا بنہایت مفصل و مشرح دندان شکن رد قول الفصیح کے نام سے مخدوم مکرم مولنا مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھی لکھ چکے ہیں جو عنقریب طبع ہو کر ملک میں شائع ہونیوالا ہے میرے نزدیک میرا یہ عریضہ آپ کی تسکین قلبی کے لئے کافی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ نجیب اللہ صاحب کو کوئی خط ان کے اس گالیوں سے لبریز خط کے جواب میں نہ لکھیں گے۔ صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد۔ اب ملاقات تو آپ سے کبھی کبھی ہوتی ہے اور جب تک برسات ہے شاید اسی طرح عمل در آمد رہے گا کیونکہ آپ کو دن میں فرصت نہیں ہوتی رات کے وقت بارش اور کیچڑ مانع ملاقات ہے بہرحال آپ میرے لئے اپنی نمازوں میں ضرور دعا کیا کیجئے۔ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ کوئی شخص جب اپنے بھائی کے لئے دعا مانگتا ہے۔ تو وہ دعا جلد قبول ہوتی ہے بمقابلہ اس دعا کے جو اپنے حق میں مانگتا۔ والسلام

الراقم

میں ہوں آپکا بھائی خاکسار اکبر شاہ خان احمدی

احمدی نجیب آبادی

شادی خانہ آبادی ۱۹ نومبر ۱۹۰۶ء کو بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں منشی عزیز الرحمان صاحب احمدی بریلوی کی لڑکی کا نکاح ماسٹر عبد الرحیم صاحب ٹیچر مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ہوا خطبہ نکاح حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے پڑھا۔ لڑکی کی طرف سے حسب تحریر منشی عزیز الرحمان صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے وکیل ہوئے یہ نکاح بھی اس اخوت احمدیہ کا نتیجہ ہے۔ جس کی روح حضرت امام کے طفیل اس جماعت میں پھونکی جا رہی ہے منشی صاحب موصوف نے ماسٹر صاحب موصوف کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے میں صرف اسی اخوۃ کو اور حضرت کی پسندیدگی کو مد نظر رکھا ہے اور کسی رشتہ دار وغیرہ کی مخالفت کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ یہ تعلق منشی صاحب اور ماسٹر صاحب کے واسطے موجب برکات کرے۔ آمین ثم آمین۔ ۳۔ شوال کو جناب ماسٹر صاحب بمعہ کسی ایک دوست کے .. .. رخصتانہ کے واسطے بریلی تشریف لے جائیں گے۔

آیۃ الکرسی اعلیٰ درجہ کے ولایتی کاغذ کے لور تختے پر نہایت خوبصورت اور خوش خط لکھی ہوئی۔ آیۃ الکرسی ہمارے پاس بغرض ریویو آئی ہے۔ اس کے چاروں طرف عربی کے چند جملے اور چند احادیث درج ہیں۔ یہ طغرہ کئی مختلف رنگوں سے چھاپا گیا ہے۔ اگرچہ اس کی قیمت ۱۲ر مقرر کی گئی ہے۔ لیکن محمد اصغر علی صاحب سوداگر و مینیجر قاسمی پریس لودیانہ نے بدر کے لئے یہ خاص رعایت کی تھی کہ جو صاحب آخر رمضان المبارک تک انہیں صرف ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیجیں گے انہیں وہ عجیب و غریب طغرہ مفت دیا جائے گا۔ افسوس ہے کہ بعض خط و کتابت کے سبب رمضان المبارک میں یہ ریویو درج نہ ہو تاہم میں نے محمد اصغر علی صاحب کو لکھا ہے کہ وہ اخبار بدر کے خریداروں کے واسطے ماہ شوال میں یہ رعایت منظور فرماویں اور امید ہے کہ وہ منظور کر لیں گے۔

آریہ گزٹ پھر غور کرے آریوں کی باہمی نااتفاقی اور چند روز میں فرقے پر فرقے بن جانے اور آپس میں ایک دوسرے کے حق میں گرے ہوئے اخلاق کے ساتھ حملہ آور ہونے پر جو نوٹ کسی پچھلے اخبار بدر میں شائع ہوا تھا۔ اس پر لاہور کا آریہ گزٹ اخبار بہت ناراض ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ پر الزام لگاتا ہے کہ یہ بات خود ان میں بھی پائی جاتی ہے اور نتیجہ کے اپنے دعوے کی مثال میں ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا مرتد ہونا اور حضرت کو کوسنا بیان کیا جاتا ہے۔ کیا آریہ گزٹ کے ایڈیٹر آجکل کوئی ایسے ہی لایعنی تماشے میں کہ وہ فرقہ بازی اور ارتداد میں بھی فرق نہیں کر سکتے کہاں چند ایک مہاشوں کا جدا جدا اکھڑا ہو جانا اور سب کا آریہ کہلانا اور اپنے مخالف آریوں کی مخالفت میں ذاتی حملوں کے ساتھ بڑی بڑی کتابیں لکھنا اور کہاں ایک شخص کا اپنے موجودہ مذہب کو چھوڑ کر ایک نیا مذہب اختیار کرنا۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی مثال آپ کے سمجھانے کے واسطے یوں بیان کی جاسکتی ہے۔ کہ ایک شخص آریوں میں داخل تھا اور آریوں کے اصول کا پابند تھا۔ لیکن اب وہ آریہ ازم کو چھوڑ کر سناتن دھرم میں داخل ہو گیا ہے اور مندروں میں جا کر بتوں کے آگے سر جھکاتا ہے اور اپنے پہلے مذہب آریہ ازم کے لیڈروں کو گالیاں سناتا ہے۔ اس کو ارتداد کہتے ہیں۔ اور یہ جدا بات ہے۔ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب براہ مہربانی اپنے نوٹ پر دوبارہ غور فرماویں۔

رسید زر

۲۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ ۱۲۵۶۔ عمر الدین صاحب — سہ

۲۰۔ 〃 〃 ۔ گلاب الدین صاحب — ۱۲/

۵۔ 〃 〃 ۱۲۷۷ محمد حسین صاحب — عہ/ ۸ر

۵۔ 〃 〃 ۱۲۴۴۔ کرم رسول صاحب — ۶/ ۱۲ر

۵۔ 〃 〃 ۱۱۹۔ حامد حسین صاحب — سہ

۵۔ 〃 〃 ۱۲۸۸ حیدر علی صاحب — ے/

۵۔ 〃 〃 ۱۲۸۵ محمد ناظم صاحب — ۶/ ۱۲ر

۷۔ 〃 〃 ۱۲۷۱۔ شاہ محمد صاحب — سہ

۷۔ 〃 〃 ۔ عزیز الدین صاحب — سہ

۸۔ 〃 〃 ۱۲۵۱ عبد العزیز صاحب (اتالیق) — صہ

۱۰۔ 〃 〃 ۱۲۰۵ سعید اللہ صاحب — عہ/ ۸ر

۱۰۔ 〃 〃 ۲۲۱ عبد اللہ صاحب — ۱۲ر

۱۰۔ 〃 〃 ۱۲۶۶ شاہ امیر صاحب — سہ

۱۰۔ 〃 〃 حکیم فضل الدین صاحب } قیمت اخبار شمس الدین صاحب } — ۶/ ۱۲ر

وصیت نمبر ۹۰

(۱) منکہ عبداللہ ولد رحیم بخش قوم احمدی ساکن موضع کوٹلی لونڈی تحصیل سیالکوٹ کا ہوں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲ر اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید ...... اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق۔ یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ لعہ روپیہ نقد دیگر اس مادہ گاؤ بمعہ وچھی جس کی قیمت اس وقت عہ روپیہ ہے اور ایک اور وہڑی جس کی قیمت مبلغ لعہ نو روپیہ ہے۔ وہتال وچھن تا جس کی قیمت للعہ روپیہ ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابیں جو مبلغ پانچرو پیہ کی ہیں۔ یہ کل رقم اکیسو بیس روپیہ کی ہوئی۔ ان تمام پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے جائیداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرے تمام جائیداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے اس جائیداد کو الگ کرے۔ یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ جائیداد کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے گی۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵)۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد پیدا کروں۔ علاوہ اس جائیداد بالا کے۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد اسوا جائیداد مذکورہ کے میرے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ اگر میں قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں۔ یا کسی اور جگہ دفن ہوں۔ غرضیکہ ہر چند یہ وصیت میری قائم رہیگی فقط۔

گواہ شد ـــــ

علی احمد احمدی ولد عبداللہ احمدی ساکن کوٹلی منڈی ضلع سیالکوٹ

العبد ـــــ

عبداللہ احمدی ولد رحیم بخش مرحوم کوٹلی سنڈی تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد ـــــ

محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن بہڈال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد ـــــ

اسمٰعیل احمدی ولد غلام احمد ساکن بہڈال ضلع سیالکوٹ

وصیت نمبر ۹۵

۱۔ منکہ امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دامین عرف کشمیری ساکن موضع سیکہوان تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہوں میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ ... بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ اور انہوں نے جو رسالہ الوصیت بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع فرمایا ہے۔ میں نے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے اور ایسا ہی میرے ورثا میری وفات کے بعد ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

۴۔ میری جائیداد جو اسوقت حسب ذیل ہے اراضی قریباً دس گہماؤں بعوض مبلغ صمار روپیہ کے واقع سیکہوان تحصیل گورداسپور میں بشراکت جمال الدین و خیر الدین برادران حقیقی بحصہ برابر بصورت رہن باقبضہ زیر قبضہ ہمارے ہے اور ایک مکان واقع قادیان دار الامان بشراکت برادران مذکور ملکیت ہمارا ہے بحصص مساوی۔ مکان مذکور کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ غرب شارع عام اور چھپڑ فراخ شرق میں اور شمال مکان بہادر کشمیری اور جنوب مکان منشی عبد العزیز پٹواری حلقہ سیکہوان۔ اراضی و مکان مذکورہ بالا میں مظہر ثلث حصہ کا حق رکھتا ہے اور علاوہ ازیں مبلغ صہ روپیہ نقد بھی ہیں اس میری جائیداد مستحقہ میں میرا کوئی شریک نہیں اور جائیداد مذکورہ میری خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے جائیداد مذکورہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد مذکورہ میں سے ۱/۱۰ حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میری وفات کے بعد اس جائیداد کو میری جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرے یا نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ

انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیّت کردہ جائیداد کی مالک متصوّر ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیّت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر آج کی تاریخ کے بعد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے میری وفات کے بعد میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیّت ہے۔ یعنے پانچوین حصہ کی۔ میری وفات کے بعد میرا جنازہ صرف احمدی پڑھے۔ میرے ورثا کو واضح ہو کہ میری وفات کے بعد میری نعش کو بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی مین دفن کرنے کی کوشش کرین اگر وہان کوئی روک پڑے تو ان کے حکم کی تعمیل کرین۔ لیکن خواہ روک کرین اور یا نہ کرین۔ میری وصیّت میں یہ امر مخل نہیں ہے۔ میری وصیت پر اسی طرح عمل ہو جیسا کہ مین اُوپر لکھہ چکا ہون۔ فقط۔

گواہ شد

عبدالعزیز احمدی پٹواری بقلم خود

گواہ شد

جلال الدین برادر حقیقی وصیّت کنندہ بقلم خود

العبد

امام الدین ولد محمد صدیق قوم ارائین ساکن سیکھوان بقلم خود

گواہ شد

خیرالدین برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد

فضل محمد احمدی ساکن ہرسیان ضلع گورداسپور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

ذکرٌ للحکیم

کیا غضب تم کر رہے ہو ڈاکٹر
ہو بعذاب آسمانی سے نڈر
لیکن نظر ڈالی نہین اس شعر پر
اے پئے تحقیر مین بستہ کمر
نیستنت جز ہجو من کار دگر
عیسےٰ موعود کو یہ گالیان
کیون نہین تم روکتے اپنی زبان
کب تلک یہ حق سے روگردانیان
مے کشائی ہر دمے بر حق زبان
چون نہ ترسی از خدائے رازدان
تھا اگر مومن دکھاتا کچھہ کمال
متقی بن کر تو کرتا قیل وقال
کیون یہودیون کی بھلا چاہتا ہے چال
از سر تقوی ہمے باید جدال
تاکجا دشنام ہا اے بد خصال
ہین غلام احمد رسول کردگار
دشمن ان کا دشمن پروردگار
کہتا ہے دجال ان کو نابکار
نیستی گرگ بیابانی نہ مار
ترک کن این خوئی واز حق شرم دار
کہلوا کر اُمّتِ شاہِ عرب
حامئی دین نبی کو بے سبب
ہائے دجّال کا دیتا ہے لقب
اے عجب از سیرتت اے پرغضب
از حقیقت بیخبر دور از ادب
ہنکر تیرے اب ہوئے جاتے ہین سُست
پہلوان حق مقابل مین ہر چُست
کیون لکائی کرتا ہے برباد مُفت
خیز و اول فہم خود را کن درست
نکتہ چین را چشم می باید نخست
وصف عیسےٰ ہے حدیثون مین رقم
قاتل کفار ہوگا اس کا دم
اس لئے لکھتا ہے سلطان القلم
بشنوید اے مردگان من زندہ ام
اے شبان تیرہ من تابندہ ام
دیکھہ کر صدہا نشان اے دردمند
کس لئے پھر ارتداد تُو نے کیا پسند
راست آیا تجھہ پہ قول سربلند
زین نشانہا بدرگان کور و کر اند
صد نشان بینند و مرتد مے شوند
چاہتا ہے گر کوئی دیگر نشان
دیکھہ لینا اب مقابل مین عیان
مہدی مسعود کا ہے یہ بیان
میدہم فرعونیان را ہر زمان
چون ید بیضائے موسیٰ صد نشان
کس لئے مرتد ہوا ہے زشت رو
مرسلین[ا] حق سے اے ناپاک خو
از دیار کفر سے اب چار سُو
از سر حمق ست جوش و تیاک تو
واز پئے اطفار حق آہنگ تو
ہے یہ فرمان خدائے دوجہان
ہر اغراز رسول انس وجان
میرزا کو ہمنے بخشے ہین نشان
علم قرآن علم آن[ا] طیّب زبان
علم غیب از وحی خلاق جہان
ہان اُسی کے حکم سے اے مستمند
مثل شیر نر بلا خوف و گزند
کہتے ہین مرزا بآواز بلند
این سہ علمم چون نشانہا دادہ اند
ہر سہ ہمچو شاہدان استادہ اند
کیا بھلا تری ہستی ہے شُتل زن
تجھہ پہ ہے ابلیس اب سایہ فگن
ہے کلام میرزا دندان شکن
آدمی زادے ندارد ہیچ فن
کہ درین میدان در آویزد بمن
ہے تجھے معلوم کچھہ اے نیم جان
زلزلہ طاعون وسیلاب روان
واسطے تصدیق مہدی زمان
بس نمایان کار ہا کاندر جہان
مے نماید بہر اکرامش عیان
نفس و شیطان عقل ہوشمست چون ربود
پس برائے تو درِ دوزخ کشود
بہر مہدی صد نشان رحمان نمود
ہا کسوف وترک آن نورے کہ بود

[ا] تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے توحید تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمد پر ایمان و نیکو یا مسیح پر اگر کمین کسا ہو تو وہ آیت بتلائی ہو!

مہر و مہ ہم پیشش آید در سجود

گوش دل سے سن یہ میری گفتگو
دین و دنیا مین گنوا مت آبرو

جا امام قادیان کو دیکھ تو
عشق او گرود عیان بر روئے تو

بوئے او آید ز بام و کوئے او
اے ڈاکٹر مبتلا تجھے کیا ہو گیا

سچ بتا کس دیو کا سایہ پڑا
دیکھ فرماتے ہین حضرت میرزا

اے مزور گر بیائی سوئے ما
از دفا رخت افگنی در کوئے ما

ہو گئی تجھے حاصل تو پھر وہ خوبیان
جن سے پا جائیگا ہر غم سے امان

قادیان مین ہے عجائب اک سمان
عالمے بینی ز ربانی نشان

سوئے رحمان خلق و عالم را کشان
یہ نہین ہے جھوٹ سچ کہتے ہین ہم[1]

داری از تیغ ملائک سخت غم
اس طرف کہتے ہین مہدی دمبدم

ہست لطف یار من بر من اتم
او مرا شد من ہم از بہرش شدم

تب خود اہم گہے نہ گدا ختی
از پے انکار حیلہ ساختی

وائے مرزا از چشم انداختی
اے دریغا قدر او نشناختی

نقد ایمان در حسد ہا باختی
کہا رہا ہے کس لئے اب پیچ و تاب

رحمت رحمان سے ہو کر بہرہ یاب
خدمت عیسے مین حاضر ہو شتاب

ہان مشو نومید زان عالیجناب
بندہ باش ہر چہ میخواہی بیاب

قاسم اب تو ختم کر اپنا کلام
آ گیا ہے اشتہار آن امام

انتظار فیصلہ کر صبح و شام
حجت رحمان شدہ بر او تمام

[1] از پیشین گوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جسمیں مہدی کے آگے فرشتون نے تلوار کھینچی ہوئی ہے۔ راقم

یاوہ گوئی ماند در دست لئام
عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی
ترا ہا بیرم خان پرانی منڈی

لاہور مین نماز عید

اس دفعہ گمٹی والی مسجد کے بجائے ...... احمدی جماعت نے نماز عید میدان پریڈ مین ادا کی جماعت الحمد للہ بڑی معقول تعداد مین تھی گو پوری صحیح تعداد کی گنتی نہین ہو سکی۔ تاہم اہل حدیث کی تعداد کے قریب تھی اس موقعہ پر حسب معمول احمدی جماعت نے دار الامان کے یتیم خانہ و مساکین کے لئے صدقہ و خیرات حسب توفیق دیا۔ متولی و امام مسجد گمٹی مولوی غلام حسین صاحب ہی حسب معمول امام نماز عید ہوئے نماز ٹھیک ۹ بجے ادا کی گئی اور بعد وعظ بڑے امن کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ پانی وغیرہ کا کافی انتظام تھا۔ فالحمد للہ علے ذلک۔ حکیم محمد حسین قریشی

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنہون نے لنڈن آسٹریلیا۔ افریقہ مین آنکھون کے علاج مین بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے نفع پہنچے۔

نور الدین

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

سرمہ سلیمانی۔ امراض چشم کا جانی دشمن۔ اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماوین اول مفت منگا لیجئے۔ دیکھئے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چندی استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہین بصارت دور بینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھئے صرف ۸ رفی تولہ

سنون دندان۔ لو یہ وہ سنون ہے جسنے منگایا وہ حظ اٹھایا کہ پھر دانتون کی شکایت زبان پر نہ لایا بس ہمارے اس سنون کا اعلی خاصہ ہے کہ چاہئے مریض درد داڑھ مین یا اتفاقیہ مین۔ کہلن دندان یا بدبودہن مین مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑہون سے خون آتا ہو یا مسوڑھے پہولے ہوتے ہون فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مبرا اور دانت مثل گوہر آبدار۔ قیمت ۱ہ رفی بکس

بکس محافظ نسل۔ یہ وہی بکس ہے کہ جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے مایوس مریضون کو در مقصد پر پہنچایا ہے اور مہلک سے مہلک جریان۔ کمی باہ۔ سرعت نامردی کمی وغیرہ مرضون کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے اب نامردون کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی مین مایوس نہ ہوویں اس مین مفصلہ ادویات محفوظ ہین سونے چاندی کی گولیان۔ طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت صرف ہے اگر صحت مین کسیقدر کمی ہو تو باقی دوا مفت ارسال ہو گی۔ مریض اپنی حالت لکہتا رہے

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکہین

۱۱ لہ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خرید فرمائین

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵ر
اعجاز احمدی " " " " ار
رویائے صالحہ " " " ۳ر
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ شاعر ۴ر
شر الشہادتین " " ار

خضاب نایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے مبدل کرنے کا اس زمانہ مین کون آرزومند و شایق نہ ہوگا۔ جن نوعمروں کے بال سفید ہوچلے ہون ان کا تو ذکر کیا۔ اچھے اچھے حسن بزرگوار بھی سپید ریش کہلانے سے اگر ظاہراظہور نہین۔ تو دل مین ضرور افسردہ ہوتے ہون گے۔ ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے مین کامیاب ہوگا۔ ہمین زیادہ لفاظی وسخن سازی پسند نہین۔ اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ اس خضاب مین کاسٹک جیسی مضر شے نہین ہے۔ تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہین۔ قیمت فی بکس عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیان اعضائے رئیسہ کی قوت بڑہانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے مین بے نظیر ہین۔

یہ مشہور و معروف گولیان اپنی خوبیون اور فوایدکے سبب عام مشہور ہو رہی ہیں۔ یہ ضعف اعضائے مخصوصہ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ آنکھون کی کمزوری وغیرہ امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہین۔ کمزور کو طاقتور بوڑہون کو جوان اور جوان کو جواں مرد بنانے مین ازبس مفید۔

اگر آپ اُن سربستہ رازون کو جو آپ بباعث شرم کسی کو بتلانا نہین چاہتے تو ہماری **جنرل ٹانک پلز** استعمال کرین۔

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدرآمد کرنے سے اپنے نظام جسمانی مین سخت فتور برپا کرچکے ہین تو اِن گولیون کو استعمال کرکے ضروری فایدہ اوٹھاوین۔

اگر آپ کا دماغ چکر اتا ہو یا ہروقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو تو اِن گولیون کا استعمال دل ودماغ کی اصلاح کرکے قوت حافظہ کو بڑہاتا ہے اور طبیعت کو ہروقت بشاش رکھتا ہے۔

اگر آپ کو نسیان ہو یا ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپ کے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیون کو دور کرنے کے لئے ہماری جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فایدہ بخشتی ہین۔

اگر آپ بڑہاپے مین بھی اپنی طاقت کو نوجوانون کی طرح قایم رکھنا چاہتے ہو اور افسردہ اعضا مین چستی و تحریک پیدا ہوکر اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اِن گولیون کو جو اندرونی خرابیون کو دور کردیتی ہین استعمال کرین۔

نوٹ ۔ مرض کا مفصل حال تحریر فرماوین۔

قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

ڈاکٹر عباداللہ ۔ کٹڑہ جیمل سنگھ ۔ امرتسر

مبالکوٹ سے اسباب منگوانےمین دہوکے سے بچنے کا ذریعہ

ہم جانتے ہین کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش سامان کرکٹ کا سامان ٹنس کے تمام لوازمات فٹ بال اور یا جمناسٹک وغیرہ کی تمام اشیا۔ اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملاکا بید وغیرہ کی چھڑیان وغیرہ بنانے مین کس قدر ترقی ہے۔ تمام ہندوستان کے کارخانون مین یہان کا بنا ہوا سامان جاتا ہے یہان اس بات کو راز دار بخوبی جانتے ہین کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہین۔ انکو قیمت بھی دگنی پڑتی ہے اور ستُور مین سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیوالا بھی ان کیواسطے کوئی نہین ہوتا چونکہ ہمین ان اشیار کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اس واسطے ہم نے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قائم کی ہے۔ جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کے تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا۔ اور ۱ فی روپیہ کمیشن لیا جاویگا اخراجات روانگی بذمہ خریدار ہون گے۔ اس کے علاوہ سونے کے چاندی کے زیورات کی طیار کروانے مین ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہین تو ان کو خاص زیور بنوا کر روانہ کیا جاویگا۔ جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ وار ہون گے۔ زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہین وہ ظاہر ہے لیکن اس ایجنسی کی معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور مین ۱۲ فی تولہ اور چاندی کے زیور مین – ۲ فی تولہ ہوگا۔

محمد شاہ سوار خان اینڈ برادرس کمیشن ایجنٹ سیالکوٹ شہر۔

تصدیق مین تصدیق کرتا ہون کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یا دہوکہا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مومنون کی قائم کردہ ہے۔

چودہری مولا بخش قارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہین ہین اور اب خریدار بننا چاہین۔ اور ایک سال کا چندہ پیشگی عطا فرماوین یا بذریعہ وی پی منگوائین ان کا ارسال کردہ چندہ سنہ ۶ کا چندہ شمار ہوگا اور سنہ ۸ کے جسقدر اخباران کی درخواست کے دن سے لے کر اخیر سنہ ۸ تک ان کی خدمت مین ارسال ہون گے وہ سب بلاقیمت ہون گے لیکن گذشتہ پرچہ مفت نہ مل سکین گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے رہینگے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ایک ماہ کی مزید رعایت

ماہ شوال مین رعایت

چونکہ اس رعایت کی بعض دوستون کو بروقت اطلاع نہین ہوئی۔ اس کے واسطے ایک ماہ اور زیادہ کیا گیا

براہین احمدیہ مکمل نئی اصلی قیمت ۲۵

رعایتی ۱۲ جلد کی قیمت ۱۳

دُرِّ ثمین (مکمل)

جسمین سب شائع شدہ نظمین ہین اور حال ہی مین

میان معراج الدین صاحب عمر نے چھپوائی۔ قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے۔ محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ رعایتی قیمت ۶ اور بے جلد کے ۴

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ ادویائے ممد بقائے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہین یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہوتی ان کو دیکھنے کی خوش اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراوین خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرین گے ان کا علاج اندک خرچ دوائی کرلیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دواؤن مین تاثیر رکھی ہے۔

المشتھر

محمد حسین۔ طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ تبازہ خبرین دلچسپ اڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین

مینیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین تاریں ہر روز چھپجاتی ہین اس کا ایڈیٹوریل اشاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہین اسلئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ گورنمنٹ اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر ابتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۳ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستون کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستری مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

لوہے کے خراس آٹے کے پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً ۸ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول درجہ کی فی من پختہ مبلغ ۸ اور درجہ دوم مبلغ ۷ مبلغ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہین۔

مستری مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضایع کرکے مایوس خاطر ہو گئے ہوں انہیں قسم ہے خداوند کریم کی جب تک اسکی آزمائش نہ کریں ہرگز ہرگز بدظنی سے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب مرکب اپنی خوبیوں سے ہر دلعزیز ثابت ہو چکا ہے

یاقوت مروارید مرجان لیشب کہربا کستوری زعفران

وغیرہ وعنبر کا مجرب مشہور آفاق مرکب

روح کی ایک لطیف غذا ہے — مردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے — جوانی کی روح بڑھاپے کی جان

مفرح عنبری — مفرح عنبری — مفرح عنبری

وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ — خوراک دو ماشہ

قیمت قیمت قیمت

فی ڈبیہ پانچروپے (صہ) تین ڈبیہ تیرہ روپے ۱۳ ایکدرجن ڈبیہ (۵۰)

مفرح عنبری میں خداتعالے کے احسان وکرم سے وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جنکے حاصل کرنیکے لئے اہل ملک نے لاکھوں روپے یورپ اور نیز جھوٹے اشتہاریوں کی نذر کئے ہیں۔ خدائے کریم کے فضل سے اب چونکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانے پر ہو چکا ہے۔ اسلئے مجھے اسکی تعریف میں صفحہ سیاہ کرکے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجایش ہے کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اسکو ختم کرتا ہوں +

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جسکے استعمال سے تمام قوائے دماغی میں ایک سریع التاثیر تحریک پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری باطنی تیز وروشن ہو جاتے ہیں۔ خیالات اعلے ومفید سوجھتے ہیں دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خداوند تعالے نے نئی زندگی عطا کی ہے۔ ضعف دل بے چینی۔ پراگندہ خیالی وغیرہ دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے +

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ۔ جریان۔ رقت وسرعت۔ کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فایدہ پہنچتا ہے جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا کثرت مباشرت سے جو دماغ۔ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے +

مفرح عنبری جن کے اعصاب میں بوجہ کوتاہ اندیشی غلط کاری۔ عیاشی۔ کثرت محنت دماغی۔ رنج وفکر وغیرہ سے ضعف آجاتا ہے اور جسم میں کمزوری واقع ہو ان کے لئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے۔ مردانہ طاقت بھرپور۔ چہرہ سرخ و پر نور ہو جاتا ہے +

مفرح عنبری خون پیدا کرنے اور مادہ تولید کے بڑھانے میں ایک عجیب الاثر مرکب ہے۔ امیروں۔ وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ نیز کل دماغی محنت سے کام لینے والوں کو جو اپنی صحت کی قدر کرنا چاہتے ہوں اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے +

مفرح عنبری اُن مستورات کے لئے جنکے بچے کمزور۔ لاغر پیدا ہو کر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے اور بعض کے ضایع ہو جاتے ہیں یا جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو انہیں بلا تامل اس جوہر اکسیر کو استعمال کرنا چاہئے تاکہ بفضل خداوند کریم ان موذی امراض سے نجات پاکر گوہر مقصود حاصل ہو +

مفرح عنبری کمزور۔ نحیف البدن۔ بچوں کے لئے ایک خوش مزہ۔ خوشبودار۔ خوش رنگ مٹھائی کی مٹھائی۔ دوائی کی دوائی۔ غذا کی غذا ہے +

مفرح عنبری نزلہ۔ زکام۔ دردسر۔ ہسٹیریا یا بادگولہ کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر ہے +

[illegible]

پتہ:- حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا